"اردو کی نئی غزل ۔ ۱۹۵۰ تا ۱۹۷۰"

C. M. Naim　May 5, 2005

۱۔ خود ہی مل بیٹھے ہو یہ کیسی شناسائی ہوئی + دشت میں پہنچے نہ گھر چھوڑا نہ رسوائی ہوئی — شہزاد احمد

۲۔ بکھری ہے تو اک چہرے پہ بکھری رہی برسوں + بھٹکی ہے تو پھر آنکھ بھٹکتی ہی رہی ہے — وحید اختر

۳۔ یہاں کسی کو بھی کچھ حسبِ آرزو نہ ملا + کسی کو ہم نہ ملے اور ہم کو تو نہ ملا — ظفر اقبال

۴۔ عجیب شخص ہے ناراض ہو کے ہنستا ہے + میں چاہتا ہوں خفا ہو تو وہ خفا ہی لگے — بشیر بدر

۵۔ دیوی ہے تو نہ مجھ میں ہیں پیغمبروں کے وصف + مت سٹپٹائے اتنی مرے عرضِ سوال پر — ناصر شہزاد

۶۔ وہ جو رات مجھ کو بڑے ادب سے سلام کر کے چلا گیا
اسے کیا خبر مرے دل میں بھی کبھی آرزوئے گناہ تھی — احمد مشتاق

۷۔ دیکھ کر جس شخص کو ہنسنا بہت + سر کو اسکے سامنے ڈھکنا بہت — کشور ناہید

۸۔ مرا غزال کہ وحشت بھی جسکو سائے سے + لپٹ گیا مرے سینے سے آدمی کی طرح — سجاد باقر

۹۔ بہت نازک ہے اس نوخیز کا آئینۂ آرائش + حیا پہلے سے بڑھ کر اور سرِ ناخن حنا کم کم — عزیز حامد مد

۱۰۔ چہار سمت غموں کا مہیب صحرا تھا + میں ٹارزن کی طرح جس کے بیچ رہتا تھا — صادق

۱۱۔ میں کیا بھلا تھا یہ دنیا اگر کمینی تھی + درِ کمینگی پر چوبدار میں بھی تھا — ساقی فاروقی

۱۲۔ بھلا ہوا کہ کوئی اور مل گیا تم سا + وگرنہ ہم بھی کسی دن تمہیں بھلا دیتے — خلیل الرحمٰن اعظمی

۱۳۔ میں بدل ڈالوں وفاؤں کی حسین سادگی
میں اسے چاہوں تو خود اپنی خبر سے جاؤں — کشور ناہید

۱۴۔ یوں ہے کہ تعاقب میں ہے آسائشِ دنیا + یوں ہے کہ محبت سے مکر جائیں گے اک دن — ساقی فاروقی

۱۵۔ مدت کے بعد آج اسے دیکھ کر منیرؔ + اک بار دل تو دھڑکا مگر پھر سنبھل گیا — منیر نیازی

۱۶۔ خود اپنی وفاؤں میں بھی اغراض کے پیکر
پرچھائیں کی صورت سہی آتے تو رہے ہیں — اطہر نفیس

۱۷۔ میرا اور اُنکا فاصلہ جب مٹ چلا تو اب + دیوارِ عشق آن پڑی درمیان میں — ظفر اقبال

۱۸۔ میں سوتے سوتے کئی بار چونک چونک پڑا + تمام رات ترے پہلوؤں سے آنچ آئی — ناصر کاظمی

۱۹۔ ایسی راتیں بھی ہم پہ گزری ہیں + تیرے پہلو میں تیری یاد آئی — خلیل الرحمٰن اعظمی

۲۰۔ اک رات ہم ایسے ملیں جب دھیان میں سائے نہ ہوں
جسموں کی رسم و راہ میں روحوں کے سناٹے نہ ہوں — ساقی فاروقی

۲۱۔ ہم بھی بہت مشکل نہ ہوں تو بھی بہت آساں نہ ہو
خوابوں کی زنجیریں نہ ہوں رازوں کے ویرانے نہ ہوں — //

۲۲۔ شوقِ فراواں سے پرے، لذت کے زنداں سے پرے
اس آگ میں سلگیں ذرا جس میں کبھی سلگے نہ ہوں — //

۲۳۔ روح کا لمبا سفر ہے ایک بھی انساں کا قرب + میں چلا برسوں تو ان تک جسم کا سایہ گیا — حسن نعیم

۲۴۔ عجیب سانحہ مجھ پر گزر گیا یارو + میں اپنے سائے سے کل رات ڈر گیا یارو — شہریار

۲۵۔ روشنی رنگوں میں سمٹا ہوا دھوکا ہی نہ ہو + میں جسے جسم سمجھتا ہوں وہ سایہ ہی نہ ہو — سرمد صہبائی

۲۶۔ در دلِ ما غم دنیا غم معشوق شود + بادہ گر خام بود پختہ کند شیشۂ ما — عرفی

۲۷۔ غم اگرچہ جاں گسل ہے پہ کہاں بچیں کہ دل ہے + غم عشق اگر نہ ہوتا غم روزگار ہوتا — غالب

۲۸۔ آخر غم جاناں کو اے دل بڑھ کر غم دوراں ہونا تھا
اس قطرے کو بننا تھا دریا اس موج کو طوفاں ہونا تھا — مجروح سلطانپوری

۲۹۔ جو تیرے درد سے محروم ہیں یہاں ان کو + غم جہاں بھی سنا ہے کہ دستیاب نہیں — فراق گورکھپوری

۳۰۔ غم حیات و غم دوست کی کشاکش میں + ہم ایسے لوگ تو رنج و ملال سے بھی گئے — عزیز حامد مدنی

۳۱۔ غم دنیا بھی غم یار میں شامل کر لو + نشہ بڑھتا ہے شرابیں جو شرابوں سے ملیں — احمد فراز

۳۲۔ بیٹ کر جاتی ہے چڑیا فرق پر + عظمت آدم کا آئینہ ہوں میں — انور شعور

۳۳۔ یوں سجی ہے بھٹی پرانی امید + شام کے وقت جس طرح رنڈی — ظفر اقبال

۳۴۔ اک پرندہ سنا رہا تھا غزل + چار چھ پیڑ مل کے سنتے تھے — محمد علوی

۳۵۔ لمبی سڑک پہ دور تلک کوئی بھی نہ تھا + پلکیں جھپک رہا تھا دریچہ کھلا ہوا — ״

۳۶۔ جوان گیہوں کے کھیتوں کو دیکھ کر رو دیں + وہ لڑکیاں کہ جنھیں بھول بیٹھیں مائیں بھی — کشور ناہید

۳۷۔ آکر گرا تھا کوئی پرندہ لہو میں تر + تصویر اپنی چھوڑ گیا ہے چٹان پر — شکیب جلالی

۳۸۔ چاروں طرف بریکیں لگیں، ہارن بج اٹھے + رستوں کے بیچوں بیچ وہ لڑکی ٹھہر گئی — عادل منصوری

۳۹۔ دھیان کی سیڑھیوں پہ پچھلے پہر + کوئی چپکے سے پاؤں دھرتا ہے — ناصر کاظمی

۴۰۔ ہمارے گھر کی دیواروں پہ ناصر + اداسی بال کھولے سو رہی ہے — ״

۴۱۔ رات بھر شہر میں بجلی سی چمکتی رہی، ہم سوئے رہے
وہ تو کہیے کہ بلا سر سے ٹلی، ہم لغسو شکر کرو — ״

۴۲۔ یہ ایک ابر کا ٹکڑا کہاں کہاں برسے + تمام دشت ہی پیاسا دکھائی دیتا ہے — شکیب جلالی

۴۳۔ شاید کوئی بندۂ خدا آئے + صحرا میں اذان دے رہا ہوں — سلیم احمد

۴۴۔ سب اپنے گھروں میں لمبی تان کے سوتے ہیں + اور دور کہیں کوئل کی صدا کچھ کہتی ہے — ناصر کاظمی

۴۵۔ یہ لوگ ٹوٹی ہوئی کشتیوں میں سوتے ہیں + مرے مکان سے دریا دکھائی دیتا ہے — احمد مشتاق

غزل (ظفر اقبال)

۱۔ بجلی گری ہے کل کسی اجڑے مکان پر + میں ہنس پڑوں کہ رو پڑوں اس داستان پر

۲۔ وہ قہر تھا کہ رات کا پتھر پگھل پڑا + کس روشنی کا پھول کھلا آسمان پر

۳۔ اک نقش سا نکھرتا رہے گا نگاہ میں + اک حرف سا لرزتا رہے گا زبان پر

۴۔ شبیر آ کے چیر پھاڑ گیا مجھ کو خواب میں + دم بھر کو میری آنکھ لگی تھی مچان پر

۵۔ پیاسی ہے روح جسم شرابور ہے تو کیا + بیکار مینہ برستا رہا سائبان پر